



امیر اہل سنت وامت بزرگائے اعلیٰ کی کتاب ”فیضانِ سنت“ کی ایک قسط مع ترجمہ و اضافہ ”بنام“

17 صفحات

روٹی کا احترام

ڈبلے آدمی کی فضیلت

11

08

کیا ایک لاکر کھانا ست ہے؟

شریکار سنتیں مت چھوڑیے

16

15

مولاد کو کم مٹھی سے بچانے کا نسخہ



شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبھلال

کامیاب بننے کا
الغنائفہ

محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ط
 أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

یہ مضمون ”فیضان سنت“ جلد اول، صفحہ 243 تا 264 سے لیا گیا ہے۔

روٹی کا احترام

دعاے عطار یازب المصطفیٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”روٹی کا احترام“ پڑھ یا سن لے،

اُسے برکت والی حلال و آسان روزی عطا فرما اور اُس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راضی ہو جا۔

امین بجاہ خاتم التَّيْبِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

دُرُود شَرِيفِ كِي فَضِيلَتِ

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہو

گا جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پَاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی، 2/27، حدیث: 484)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ ❀❀❀ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر مختلف قسم کے کھانے مثلاً زردہ، پلاؤ اور آچار وغیرہ

ایک ہی تھال میں ہوں تو اس صورت میں دوسری جانب سے لینے کی بھی اجازت ہے چنانچہ

مختلف کھجوروں کا تھال

حضرت عکراش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول

صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں ایک برتن پیش کیا گیا جس میں بہت سا شرید تھا۔ ہم اس

میں سے کھانے لگے پس میں اپنا ہاتھ اس کے کناروں میں ادھر ادھر چلانے لگا تو سرکارِ عالی

و قارِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”اے عکراش! ایک ہی جگہ سے کھاؤ کیونکہ یہ ایک ہی

(طرح کا) کھانا ہے۔“ پھر ہمارے پاس ایک طبق لایا گیا جس میں کئی اقسام کی تازہ کھجوریں

تھیں۔ حضور سر پاپا نور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہاتھ مبارک برتن میں ہر طرف تشریف لے جانے لگا اور ارشاد فرمایا: ”اے عکراش! جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ (کھجوریں) مختلف اقسام کی ہیں۔“ (ابن ماجہ، 4/15، حدیث: 3274)

پانچ انگلیوں سے کھانا گنواروں کا طریقہ ہے

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی آخر الزماں، سرورِ ذی شام صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انگھوٹھے اور شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”ان دو انگلیوں سے مت کھاؤ (بلکہ ان کے ساتھ بیچ والی ملا کر) تین انگلیوں سے کھاؤ کہ یہ سنت ہے اور پانچ سے مت کھاؤ کہ یہ گنواروں کا طریقہ ہے۔“ (کنز العمال، 15/115، حدیث: 40872)

شیطان کے کھانے کا طریقہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے: ”ایک انگلی سے کھانا شیطان کا اور دو انگلیوں سے کھانا مُتکبرین (یعنی مغرور لوگوں) کا اور تین انگلیوں سے کھانا انبیاء (علیہم السلام) کا طریقہ ہے۔“

(جامع صغیر، ص 184، حدیث: 3074)

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بعض اوقات چار مبارک انگلیوں سے بھی کھانا تناول فرماتے تھے۔ (جامع صغیر، ص 250، حدیث: 6942 ملخصاً)

تین انگلیوں سے کھانے کا طریقہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تین انگلیوں سے کھانے سے نوالہ چھوٹا بنے گا، چھوٹا نوالہ چبانا آسان رہے گا۔ جتنا بہتر طریقہ پر چبائیں گے اتنا ہی منہ سے نکلنے والا ہاضمِ لعاب

اُس میں شامل ہو گا اور اس طرح کھانا جلدی ہضم ہو گا۔

حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”پانچ انگلیوں سے کھانا حریصوں کی

علامت ہے۔“ (مرقات المفاتیح، 8/9، تحت الحدیث: 4164)

روٹی تین انگلیوں سے کھانا زیادہ دُشوار بھی نہیں فقط تھوڑی توجُّہ کی ضرورت ہے۔

البتہ چاول تین انگلیوں سے کھانا تھوڑا سا دُشوار ہوتا ہے مگر دینی ذہن رکھنے والے عاشقانِ

سُنّت کیلئے یہ بھی کوئی مشکل بات نہیں یقیناً سُنّت ہی میں عظمت ہے۔ بڑے نوالوں کی

جزص میں پانچ انگلیوں سے کھانے کے بجائے تزیینت کی خاطر سیدھے ہاتھ کی بنصر (چھنگلیا

کے برابر والی انگلی) کو ختم کر کے اس میں ربڑ بینڈ پہن لیجئے یا روٹی کا ایک ٹکڑا چھوٹی انگلی اور

بنصر سے ہتھیلی کی طرف دبائے رکھئے۔ اگر جذبہ صادق ہو تو ان شاء اللہ تین انگلیوں سے

کھانے کی عادت بن جائے گی۔ جب تین انگلیوں سے کھانے کی عادت ہو جائے تو اب ربڑ

بینڈ اور روٹی کا ٹکڑا ہتھیلی کی طرف دبانے کی حاجت نہیں۔ اگر چاول کے دانے جدا جدا

ہوں اور تین انگلیوں میں اُن کا نوالہ بن ہی نہ پاتا ہو تو اب چار یا پانچ انگلیوں سے کھا لیجئے۔

مگر یہ احتیاط ضروری ہے کہ ہتھیلیاں آلودہ نہ ہوں بلکہ انگلیاں بھی جڑتک آلودہ نہ ہوں۔

چمچے کے ساتھ کھانے کی حکایت

چھری کانٹوں اور چمچوں کے ساتھ کھانا خلاف سُنّت ہے۔ ہمارے اَسلاف چمچے کے

ساتھ کھانے سے پرہیز کرتے تھے کیونکہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین انگلیوں

کے ساتھ کھانا ثابت ہے۔ حضرت امام ابراہیم باجوڑی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار عباسی

خليفة مامون الرشيد کے سامنے چمچوں کے ساتھ کھانا پیش کیا گیا، اُس وقت کے قاضی القضاة

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اللہ پاک پارہ 15 سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 70 میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی۔ (پ 15، بنی اسرائیل: 70)

اے خلیفہ! اس آیت کریمہ کی تفسیر میں آپ کے دادا جان حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”ہم نے ان کے لئے انگلیاں بنائیں جن سے وہ کھانا کھاتے ہیں“ تو اُس نے ان چچوں کو ترک کر کے انگلیوں سے کھایا۔ (المواہب اللدنیہ للباہجوری، ص 114)

چچ سے کب کھا سکتے ہیں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر غذا ہی ایسی ہے مثلاً فرنی یا رقیق (یعنی پتلی) ذہی وغیرہ کہ انگلیوں سے کھائی نہیں جاسکتی اور پی بھی نہیں سکتے یا ہاتھ میں زخم ہے یا ہاتھ میلے ہیں اور دھونے کیلئے پانی میسر نہیں۔ تو پھر ضرورتاً چچے کی اجازت ہے۔ اسی طرح گوشت کا پکا ہوا بڑا ٹکڑا یا ران وغیرہ کو چھری سے کاٹ کر کھانے کی بھی اجازت ہے۔

APENDIX کا علاج ہو گیا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کھانے کی سنتیں اپنی زندگی میں نافذ کرنے کیلئے مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ معاشرے کے کئی بگڑے ہوئے افراد دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے الحمد للہ راہِ راست پر آچکے ہیں۔ چنانچہ ممتھرا (ہند) کے ایک اسلامی بھائی دینی ماحول میں آنے سے پہلے ایک ماڈرن نوجوان تھے، فلمیں ڈرامے دیکھنا ان کا مشغلہ تھا، انہوں نے مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے بیان کی کیسٹ ”T.V کی تباہ کاریاں“ سننے کا شرف حاصل کیا جس نے ان کی کایا پلٹ دی اور وہ دعوتِ اسلامی کے

دینی ماحول سے منسلک ہو گئے۔ (ایک بار) اُنہیں APENDIX کی بیماری ہو گئی اور ڈاکٹر نے آپریشن کا مشورہ دیا۔ وہ گھبرا گئے، ایسے میں دعوتِ اسلامی کے ایک مبلغ کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں زندگی میں پہلی بار عاشقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنتیں سیکھنے سکھانے کے تین دنوں کے مدنی قافلے کے مسافر بن گئے۔ الحمد للہ مدنی قافلے کی برکت سے بغیر آپریشن کے اُن کا مرض جاتا رہا۔ الحمد للہ اُن کے جذبے کو مدینے کے 12 چاند لگ گئے، اب وہ ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کرتے، ہر ماہ ”72 نیک اعمال“ کا رسالہ جمع کرواتے اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کی خاطر گھوم پھر کر صدائے مدینہ لگاتے ہیں۔

بے عمل باعمل بنتے ہیں سر بسر تو بھی اے بھائی کر قافلے میں سفر
اچھی صحبت سے ٹھنڈا ہو تیرا جگر کاش! کر لے اگر قافلے میں سفر

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ❀❀❀ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

بغیر بے ہوشی کے آپریشن

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مدنی قافلوں میں سفر کی کیسی برکتیں ہیں۔ یہ یاد رکھئے! بیماری اور مصیبت مسلمان کیلئے عام طور پر باعثِ رحمت ہوتی ہے، ابھی آپ نے سنا کہ اسلامی بھائی کو اپنڈیکس کی تکلیف ہوئی پھر شفا کا سبب مدنی قافلے کا سفر بنا اس طرح وہ دینی ماحول میں رچ بس گئے اور ان کا دینی ماحول میں خوب پکا ہوا یقیناً باعثِ استحقاقِ رحمت ہے۔ تکلیف آئے تو صبر کی کوشش کر کے خوب اجر و ثواب کمانا چاہئے۔ ہمارے بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم کے صبر فرمانے کا انداز اور اُس پر ثواب و اجر کمانے کا جذبہ بھی کیا خوب تھا!

چنانچہ شارح بخاری، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ ”نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری“ جلد 2، صفحہ 213 تا 215 پر نقل کرتے ہیں: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ جن کے والد گرامی مشہور صحابی حواری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ تھے اور والدہ محترمہ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما تھیں۔ آپ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے سگے بھائی اور مدینہ منورہ کے مشہور ”فقہائے سبعہ“ (یعنی سات جید علمائے کرام) میں سے ایک تھے، عابد و زاہد اور شب زندہ دار بزرگ تھے۔ روزانہ بلا ناغہ چوتھائی قرآن پاک مُصَحَّف شریف سے دیکھ کر تلاوت فرماتے اور چوتھائی قرآن شریف رات تہجد میں پڑھتے۔ خلیفہ ولید بن عبد الملک کہا کرتا تھا کہ جسے جنتی کو دیکھنا ہو وہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کو دیکھے۔

ایک بار سفر کر کے ولید بن عبد الملک کے یہاں تشریف لے گئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے قدم مبارک میں آکلہ ہو گیا، یہ وہ بیماری ہے جو عضو کو سڑا دیتی ہے۔ چنانچہ ولید نے مشورہ دیا کہ عملِ جِراحت (آپریشن) کروالیجئے۔ آپ رضی اللہ عنہ راضی نہ ہوئے، مگر مرض پینڈلی تک بڑھ گیا۔ ولید نے عرض کی: عالی جاہ! اب تو پاؤں کٹوانا ضروری ہے ورنہ یہ مرض سارے جسم میں سرایت کر جائے گا، آپ رضی اللہ عنہ راضی ہو گئے۔ چنانچہ طبیب آیا، اُس نے کہا: شراب پی لیجئے تاکہ کٹنے میں تکلیف کا احساس نہ ہو۔ فرمایا: اللہ کی حرام کردہ چیز کے ذریعے مجھے عافیت نہیں چاہئے۔ عرض کی: اجازت ہو تو کوئی خواب آؤر دوا دیدوں؟ فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ کوئی عضو کاٹا جائے اور مجھے تکلیف کا احساس نہ ہو اور

تکلیف اور صبر کے ذریعے ملنے والے اجر سے میں محروم رہ جاؤں۔ عرض کی گئی: اچھا، کچھ لوگوں کو اجازت دیجئے کہ آپ کو پکڑے رہیں۔ فرمایا: اس کی بھی ضرورت نہیں۔ بالآخر پہلے پاؤں کا گوشت چھری سے اور پھر ہڈی آری سے کاٹی گئی مگر آپ کا صبر و تحمل (ت، حم، من) مرحبا! زبان سے آہ تک نہ کی، مسلسل ذکرِ اللہ میں مصروف رہے حتیٰ کہ جب لوہے کے چچھوں کے ذریعے زیتون شریف کے کھولتے ہوئے تیل سے زخم کو داغا گیا تو شدتِ درد کے سبب بے ہوش ہو گئے، جب ہوش میں آئے تو چہرہ مبارک سے پسینہ پونچھنے لگے اور کٹا ہوا پاؤں مبارک ہاتھ میں لے کر اُلٹ پلٹ کرتے ہوئے فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس نے مجھے تجھ پر سوار فرمایا، میں تیرے ذریعے کبھی کسی گناہ کی طرف نہیں گیا۔ جِراحت (آپریشن) کی تمام کاروائی اس طرح ہوئی کہ ولید باتوں میں مصروف تھا اُسے خبر تک نہ ہوئی جب داغنے کی بو پھیلی تب معلوم ہوا۔

شہزادے کی شہادت

اس سفر میں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کا دوسرا امتحان یہ ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے شہزادے حضرت محمد بن عروہ رضی اللہ عنہما ولید کے اَصْطَبَل میں تشریف لے گئے تو کسی چوپائے نے مار کر شہید کر دیا۔ جب مدینہ منورہ واپسی ہوئی تو پارہ 15 سورۃ الْكَهْف کی آیت نمبر 62 کا یہ حصہ تلاوت کیا: ﴿لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا﴾ ترجمہ کنز الایمان: بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا۔ (پ 15، الکہف: 62)

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کی سخاوت

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کے جو دو سخاوت کا یہ عالم تھا کہ جب باغ میں پھل پک کر تیار

ہو جاتے تو احاطے کی دیوار میں شگاف فرمادیتے لوگ آکر کھاتے اور باندھ کر لے بھی جاتے۔ آپ رضی اللہ عنہ جب اپنے باغ میں تشریف لے جاتے تو پارہ 15 سُوْرَةُ الْكَهْفِ کی آیت نمبر 39 کا یہ حصہ وردِ زبان ہوتا: ﴿وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتِكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور کیوں نہ ہو کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا جو چاہے اللہ ہمیں کچھ زور نہیں مگر اللہ کی مدد کا۔ (پ 15، الہف: 39)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّد

ٹیک لگا کر کھانا سنت نہیں ہے

سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ خوشگوار ہے: ”میں تکلیف (یعنی ٹیک) لگا کر نہیں کھاتا۔“ (کنز العمال، 15/102، حدیث: 40704)

ٹیک لگا کر مت کھاؤ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم ٹیک لگا کر کھانا مت کھاؤ۔“ (مجمع الزوائد، 5/22، حدیث: 7918)

ٹیک لگا کر کھانے کی چار صورتیں

کھاتے وقت تکلیف (یعنی ٹیک) لگانے کی چار صورتیں ہیں: ﴿1﴾ ایک پہلو زمین کی طرف کر کے (یعنی دائیں یا بائیں جھکے ہوئے) بیٹھنا ﴿2﴾ چار زانو (یعنی چوکڑی مار کر) بیٹھنا ﴿3﴾ ایک ہاتھ زمین پر رکھ کر (اُس پر) ٹیک لگا کر بیٹھنا ﴿4﴾ دیوار (یا کرسی کی پشت) وغیرہ سے ٹیک لگا کر بیٹھنا۔ یہ چاروں صورتیں مناسب نہیں۔ دوزانو یا اُکڑوں (یعنی دونوں گھٹنے کھڑے کر کے) بیٹھ کر کھانا اچھا ہے، طبی لحاظ سے بھی مفید ہے۔ کھڑے ہو کر کھانا اچھا نہیں۔

(مراۃ المناجیح، 6/12)

روٹی کا احترام کرو

گرمی ہوئی روٹی اٹھا کر کھالینا سنت ہے چنانچہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ والہ وسلم مکانِ عالی شان میں تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا تو اُس کو لے کر پونچھا پھر کھالیا اور فرمایا: ”عائشہ! (رضی اللہ عنہا) اچھی چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے تو لوٹ کر نہیں آئی۔“ (ابن ماجہ، 4/50، حدیث: 3353)

کھانے کے اسراف سے توبہ کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کل ہر ایک بے برکتی اور تنگدستی کا رونا رو رہا ہے۔ کیا بعید کہ روٹی کا احترام نہ کرنے کی یہ سزا ہو۔ آج شاید ہی کوئی مسلمان ایسا ہو جو روٹی ضائع نہ کرتا ہو۔ ہر طرف کھانے کی بے حرمتی کے دلسوز نظارے ہیں، شادی کی تقریبات ہوں یا بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم کی نیاز کے تبرکات، افسوس صد کروڑ افسوس! دسترخوانوں اور دریوں پر بے دردی کے ساتھ کھانا گرایا جاتا ہے، کھانے کے دوران ہڈیوں کے ساتھ بوٹی اور مصالحہ برابر صاف نہیں کیا جاتا، گرم مصالحے کے ساتھ بھی کھانے کے کثیر اجزاء ضائع کر دیئے جاتے ہیں، تھالوں میں بچا ہوا تھوڑا سا کھانا اور پیالوں، پیٹلوں میں بچا ہوا شوربا دوبارہ استعمال کرنے کا اکثر لوگوں کا ذہن نہیں، اس طرح کا بہت سارا بچا ہوا کھانا عموماً کچرا کونڈی کی تندر کر دیا جاتا ہے۔ اب تک جتنا بھی اسراف کیا ہے برائے مہربانی! اُس سے توبہ کر لیجئے۔ آئندہ کھانے کے ایک بھی دانے اور شوربے کے ایک بھی قطرے کا اسراف نہ ہو اس کا عہد کر لیجئے۔ وَاللّٰهُ الْعَظِيْمُ! قیامت میں ذرہ ذرہ کا حساب ہونا ہے، یقیناً

کوئی بھی قیامت کے حساب کی تاب نہیں رکھتا، توبہ سچی توبہ کر لیجئے۔ دُرودِ پاک پڑھ کر عرض کیجئے۔ یا اللہ پاک! آج تک میں نے جتنا بھی اسراف کیا اُس سے اور تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور تیری عطا کردہ توفیق سے آئندہ گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کروں گا، یاربِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری توبہ قبول فرما اور مجھے بے حساب بخش دے۔ آمین بِجَاهِ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب بخش بے پوچھے لُجائے کو لُجانا کیا ہے
(حدائقِ بخشش، ص 171)

پارہ 8 سورۃ الأعراف، آیت نمبر 31 میں اللہ ربُّ العالمین کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۗ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ۗ﴾ ترجمہ کنز الایمان: کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو، بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔ (پ 8، الاعراف: 31)

مفسرِ شہیر حکیمِ الأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ تفسیرِ نعیمی جلد 8، صفحہ 390 پر فرماتے ہیں: اسراف کی بہت تفسیریں ہیں: ﴿1﴾ حلال چیزوں کو حرام جاننا ﴿2﴾ حرام چیزوں کو استعمال کرنا ﴿3﴾ ضرورت سے زیادہ کھانا پینا یا پہننا ﴿4﴾ جو دل چاہے وہ کھا پی لینا پہن لینا ﴿5﴾ دن رات میں بار بار کھاتے پیتے رہنا جس سے معدہ خراب ہو جائے، بیمار پڑ جائے ﴿6﴾ مُضِر اور نقصان دہ چیزیں کھانا پینا ﴿7﴾ ہر وقت کھانے پینے پہننے کے خیال میں رہنا کہ اب کیا کھاؤں گا آئندہ کیا پیوں گا۔ (تفسیر روح البیان، 3/154) ﴿8﴾ غفلت کیلئے کھانا ﴿9﴾ گناہ کرنے کیلئے کھانا ﴿10﴾ اچھے کھانے پینے، اعلیٰ پہننے کا عادی بن جانا کہ کبھی معمولی چیز کھاپی نہ سکے ﴿11﴾ اعلیٰ غذاؤں کو اپنے کمال کا نتیجہ جاننا۔ غرضیکہ اس ایک لفظ میں بہت سے احکام داخل ہیں۔ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر دم

شکم سیر رہنے سے بچو کہ یہ بدن کو بیمار، معدے کو خراب اور نماز سے سُنت کرتا ہے، کھانے پینے میں میانہ روی اختیار کرو کہ یہ صد ہا بیماریوں کا علاج ہے۔ اللہ پاک موٹے شخص^(۱) کو ناپسند کرتا ہے۔ (کشف الخفاء، 1/221، حدیث: 760) جو شخص شہوت (یعنی خواہش) کو اپنے دین پر غالب کرے وہ ہلاک ہو جائے گا۔ (تفسیر روح المعانی، 4/163، تفسیر نعیمی، 8/390)

دُبَلِ آدَمی کی فضیلت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کھانا کم کھانے کے ساتھ ساتھ بالخصوص میدہ، مٹھاس و چکنائٹ اور اس کی بناوٹوں کے استعمال میں (طیب کے مشورہ کے مطابق) کمی رکھنے سے بدن کے وزن میں کمی آتی، اُبھرا ہوا پیٹ اصلی حالت پر آتا اور آدمی خوش اندام (یعنی SMART) رہتا ہے۔^(۲) کم کھانے والے ہلکے بدن والے مسلمان کو خدائے رحمن پسند فرماتا ہے چنانچہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کو تم میں سب سے زیادہ وہ بندہ پسند ہے جو کم کھانے والا اور خفیف (یعنی ہلکے) بدن والا ہے۔ (جامع صغیر، ص 20، حدیث: 221)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے دینی ماحول ضروری ہے، ورنہ عارضی طور پر جذبہ پیدا ہوتا بھی ہے تو اچھی صحبت کے فُقدان (یعنی کمی) کے سبب استقامت نہیں مل پاتی۔ لہذا عاشقانِ رسول کی صحبت حاصل کرنے کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ الحمد للہ دعوتِ اسلامی کی بَرَکت سے ہر طرف سنتوں کی دُھوم

①... موٹاپے کی وجہ سے کسی مسلمان پر ہنس کر چھیڑ کر دل دکھانا گناہ ہے۔

②... بدن کا وزن کم کرنے کا طریقہ معلوم کرنے کے لئے فیضان سنت کے باب ”پیٹ کا قفل مدینہ“ ص 76 تا 79 ملاحظہ فرمائیے۔

دھام ہے۔ آئیے دعوتِ اسلامی کی ایک ایمان افروز ”بہار“ سے اپنے قلب و جگر کو گلِ گلزار کیجئے۔ چنانچہ

ایک غیر مسلم کا قبولِ اسلام

تحصیل ٹانڈا ضلع آمبیڈ کرنگر (یوپی ہند) کے ایک اسلامی بھائی (قبولِ اسلام سے پہلے) کُفر کی تاریک وادیوں میں بھٹک رہے تھے، ایک دن کسی نے مکتبۃ المدینہ کا ایک رسالہ ”احترامِ مسلم“ انہیں تحفے میں دیا، انہوں نے پڑھا تو حیرت زدہ رہ گئے کہ جن مسلمانوں کو انہوں نے ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے ان کا مذہب ”اسلام“ آپس میں اس قدر آمن و آشتی کا پیام دیتا ہے! رسالے کی تحریر تاثیر کا تیر بن کر ان کے جگر میں پیوست ہو گئی اور ان کے دل میں اسلام کی محبت کا چشمہ موجیں مارنے لگا۔ ایک دن وہ بس میں سفر کر رہے تھے کہ چند داڑھی اور عمامہ والے اسلامی بھائیوں کا قافلہ بھی بس میں سوار ہوا، وہ دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ یہ مسلمان ہیں، ان کے دل میں اسلام کی محبت تو پیدا ہو ہی چکی تھی لہذا وہ احترام کی نظر سے ان کو دیکھنے لگے، اتنے میں ان میں سے ایک اسلامی بھائی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نعت شریف پڑھنی شروع کر دی، انہیں اُس کا انداز بے حد بھلا لگا، ان کی دلچسپی دیکھ کر اسلامی بھائیوں میں سے ایک نے ان سے گفتگو شروع کر دی، وہ تاڑ گئے کہ یہ مسلمان نہیں ہے، اُس اسلامی بھائی نے مسکراتے ہوئے بڑے دلنشین انداز میں ان سے کہا: میں آپ کو اسلام قبول کرنے کی درخواست کرتا ہوں، رسالہ ”احترامِ مسلم“ پڑھ کر وہ چونکہ پہلے ہی دلی طور پر اسلام کے گرویدہ ہو چکے تھے۔ اس کے عاجزانہ

انداز نے دل پر مزید اثر ڈالا، اُن سے انکار نہ بن پڑا، الحمد للہ اُنہوں نے سچے دل سے اسلام قبول کر لیا۔ الحمد للہ یہ بیان دیتے وقت مسلمان ہوئے اُنہیں چار ماہ ہو چکے ہیں، وہ پابندی سے نماز پڑھتے ہیں، انہوں نے داڑھی سجانے کی نیت کر لی ہے (اور) دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو کر مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت بھی پار ہے ہیں۔

کافروں کو چلیں مُشرکوں کو چلیں دعوتِ دین دیں قافلے میں چلو
دین پھیلائے سب چلے آئے مل کے سارے چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ❀❀❀ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

لوگوں سے شرما کر سنتِ تزک نہیں کی جاتی

ہمارے صحابہ کرام علیہم الرضوان، آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں گم رہا کرتے تھے۔ دُنیا کی کوئی کَشِش اور بے وفا معاشرے کی کوئی جھوٹی ”مُرُوّت“ اُن سے سنت نہ چھڑا سکتی تھی۔ چنانچہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مَعْقِل بن یَسَار رضی اللہ عنہ (جو کہ وہاں مسلمانوں کے سردار تھے) کھانا کھا رہے تھے کہ اُن کے ہاتھ سے لقمہ گر گیا، اُنہوں نے اُٹھالیا اور صاف کر کے کھا لیا۔ یہ دیکھ کر گنواروں نے آنکھوں سے ایک دوسرے کو اشارہ کیا (کہ کتنی عجیب بات ہے کہ گرے ہوئے لقمہ کو انہوں نے کھالیا) کسی نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا: ”اللہ پاک امیر کا بھلا کرے، اے ہمارے سردار! یہ گنوار ترچھی نگاہوں سے اشارہ کرتے ہیں کہ امیر صاحب رضی اللہ عنہ نے گرا ہوا لقمہ کھالیا حالانکہ ان کے سامنے یہ کھانا موجود ہے۔“ اُنہوں نے فرمایا: ”ان عجیبوں کی وجہ سے میں اُس چیز کو نہیں چھوڑ سکتا جسے میں نے سرکارِ مدینہ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے۔ ہم ایک دوسرے کو حکم دیتے تھے کہ لقمہ گر جائے تو اُسے صاف کر کے کھالیا جائے شیطان کیلئے نہ چھوڑا جائے۔“ (ابن ماجہ، 4/17، حدیث: 3278)

روحِ ایمان مَغْرُورِ آں جانِ دین ہست حُبِّ رَحْمَةِ نِلْعَلِیْنِ

خوب انفرادی کوشش کیجئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ جلیلُ الْقَدْرِ صحابی اور مسلمانوں کے سردار حضرت مَعْقِلُ بنِ یَسَارِ رضی اللہ عنہ سنتوں سے کس قدر پیار کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عَجَمِیُّوْنَ کے اشاروں کی ذرہ برابر پرواہ نہ کی اور بے دھڑک سنتوں پر عمل جاری رکھا۔ اور آج بعض نادان مسلمان ایسے بھی ہیں کہ ”ماڈرن ماحول“ میں داڑھی مبارک جیسی عظیم الشان سنت کے ترک کو مَعَاذَ اللہ ”حکمتِ عملی“ تصور کرتے ہیں۔ حقیقی حکمتِ عملی یہی ہے کہ لاکھ بُرا ماحول ہو، آغیار کا زور ہو، بد مذہبوں کا شور ہو، کچھ ہی ہو آپ داڑھی شریف، عمامہ پاک اور سنتوں بھرے سادہ لباس میں ملبوس رہئے، کھانے پینے اور روزمرہ کے معمولات میں سنتوں کا دامن تھامے رہئے۔ لوگوں کی اصلاح کیلئے انفرادی کوشش جاری رکھئے، ان شاء اللہ چَرَاغ سے چَرَاغ جلتا چلا جائے گا، حق کا بول بالا ہو گا، شیطان کا منہ کالا ہو گا، ہر طرف سنتوں کا اُجالا ہو گا۔ دولتِ دنیا کا ہر عاشق، بیٹھے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا مثلاً ہو گا۔ ان شاء اللہ گھر گھر نورِ حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اُجالا ہو گا۔

خاک سورج سے اندھیروں کا ازالہ ہو گا آپ آئیں تو میرے گھر میں اُجالا ہو گا

ہو گا سیراب سر کوثر و تسنیم وہی جس کے ہاتھوں میں مدینے کا پیالہ ہو گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

انفرادی کوشش کی ایک مدنی بہار ملاحظہ فرمائیے چنانچہ

کافر کا قبولِ اسلام

دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سے عاشقانِ رسول کا ایک 92 دن کا مدنی قافلہ کولمبو کے سفر پر تھا۔ جس دن ضلع ”ایرو“ 30 دن کیلئے مدنی قافلے کی سفر پر روانگی تھی۔ اس دوران ایک اسلامی بھائی ایک غیر مسلم نوجوان کو امیرِ قافلہ کی خدمت میں لائے۔ امیرِ قافلہ نے سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلیٰ کردار سے متعلق چند خوشبودار مدنی پھول پیش کر کے اس کو اسلام کی دعوت پیش کی۔ اس پر اُس نے بعض سوالات کئے جس کے جوابات دیئے گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کم و بیش ایک گھنٹے کی انفرادی کوشش کے بعد وہ غیر مسلم مُشرف بہ اسلام ہو گیا۔

کافر آجائیں گے راہِ حق پائیں گے اِنْ شَاءَ اللّٰہُ، چلیں قافلے میں چلو
کُفْر کا سر جھکے دیں کا ڈنکا بجے اِنْ شَاءَ اللّٰہُ، چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰہُ عَلَی مُحَمَّدٍ

اولاد کو کم عقلی سے بچانے کا نسخہ

اللہ کے محبوب، دانائے غیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ خیریت نشان ہے: ”جو شخص دسترخوان سے کھانے کے گرے ہوئے ٹکڑوں کو اٹھا کر کھائے وہ قرآنی کی زندگی گزارتا ہے اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کم عقلی سے محفوظ رہتی ہے۔“

(کنز العمال، 15/111، حدیث: 40815)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰہُ عَلَی مُحَمَّدٍ

تنگدستی کا علاج

زبردست محدّث حضرت ہُدبہ بن خالد رحمۃ اللہ علیہ کو خلیفہ بغداد مامون رشید نے اپنے ہاں مدعو کیا، طعام کے آخر میں کھانے کے جو دانے وغیرہ گر گئے تھے، محدّث موصوف چُن چُن کر تناول فرمانے لگے۔ مامون نے حیران ہو کر کہا: اے شیخ! کیا آپ کا ابھی تک پیٹ نہیں بھرا؟ فرمایا: کیوں نہیں! دراصل بات یہ ہے کہ مجھ سے حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث بیان فرمائی ہے: ”جو شخص دسترخوان کے نیچے گرے ہوئے ٹکڑوں کو چُن چُن کر کھائے گا وہ تنگدستی سے بے خوف ہو جائے گا۔“ میں اسی حدیث مبارک پر عمل کر رہا ہوں۔ یہ سُن کر مامون بے حد متاکّر ہوا اور اپنے ایک خادم کی طرف اشارہ کیا تو وہ ایک ہزار دینار رومال میں باندھ کر لایا۔ مامون نے اس کو حضرت ہُدبہ بن خالد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کر دیا۔ حضرت ہُدبہ بن خالد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: الحمد للہ حدیث مبارکہ پر عمل کی باتھوں ہاتھ برکت ظاہر ہو گئی۔

(ثمرات الاوراق، 1/8)

شرما کر سنتیں مت چھوڑیے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہو ہمارے بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سنتوں پر عمل کے معاملے میں دنیا کے بڑے سے بڑے رئیس بلکہ بادشاہ کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اس حکایت سے ہمارے اُن اسلامی بھائیوں کو درس حاصل کرنا چاہئے جو لوگوں کی مُرُوّت کی وجہ سے کھانے پینے کی سنتیں ترک کر دیا کرتے ہیں۔ نیز داڑھی شریف اور عمامہ مبارک کے تاجِ عزّت کو سر پر سجانے سے کتر اجاتے ہیں۔ یقیناً سنت پر عمل کرنا دونوں جہاں میں

باعثِ سعادت ہے، کبھی کبھی دنیا میں ہاتھوں ہاتھ بھی اس کی بَرَکتیں ظاہر ہو جاتیں ہیں جیسا کہ حضرت ہُدبہ بن خالد رحمۃ اللہ علیہ کو شاہی دربار میں سنت پر عمل کرنے کی بَرَکت سے ایک ہزار دینار مل گئے اور آپ مالدار ہو گئے۔

جو اپنے دل کے گلدستے میں سنت کو سجاتے ہیں

وہ بے شک رَحمتیں دونوں جہاں میں حق سے پاتے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّد

فہرس

8	ٹیک لگا کر مت کھاؤ.....	1	روٹی کا احترام.....
8	ٹیک لگا کر کھانے کی چار صورتیں.....	1	دُرود شریف کی فضیلت.....
9	روٹی کا احترام کرو.....	1	مختلف کھجوروں کا تھال.....
9	کھانے کے اسراف سے توبہ کیجئے.....	2	پانچ انگلیوں سے کھانا گواروں کا طریقہ ہے.....
11	دُبلے آدمی کی فضیلت.....	2	شیطان کے کھانے کا طریقہ.....
12	ایک غیر مسلم کا قبولِ اسلام.....	2	تین انگلیوں سے کھانے کا طریقہ.....
13	لوگوں سے شرما کر سنت ترک نہیں کی جاتی.....	3	چمچ کے ساتھ کھانے کی حکایت.....
14	خوب انفرادی کو شش کیجئے.....	4	چمچ سے کب کھا سکتے ہیں؟.....
15	کافر کا قبولِ اسلام.....	4	APENDIX کا علاج ہو گیا.....
15	اولاد کو کم عقلی سے بچانے کا نسخہ.....	5	بغیر بے ہوشی کے آپریشن.....
16	تنگدستی کا علاج.....	7	شہزادے کی شہادت.....
16	شرما کر سنتیں مت چھوڑئے.....	7	حضرت غر وہ رضی اللہ عنہ کی سخاوت.....
17	فہرس.....	8	ٹیک لگا کر کھانا سنت نہیں ہے.....

اگلے ہفتے کا رسالہ



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net